پارہ 3 تلک الرسل کے نمایاں مباحث

- تیسرے پارے کے شروع میں ہی قرآن کریم کی عظیم ترین آیت، آية الكرسي آئی ہے (سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ)- آیۃ الکرسی توحید کے عظیم ترین خزانوں میں سے ایک ہے، خاص طور پر توحید فی الصفات اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے موضوع پر قرآن کریم کی بے مثل آیت کریمہ - اسی بنا پر اس کی فضیلت ہے

- اللہ کی ذات نہ صرف خود زندہ وجاوید ہے، بلکہ وہ زندگی کا منبع اور مصدر ہے۔ وہ خود قائم ہے اور اس نے اس کائنات کو تھام رکھا ہے۔ پیدا کرنے والا بھی وہی ہے اور زندہ رکھنے کی تدبیر بھی وہی کر رہا ہے۔ وہ کبھی غافل نہیں ہوتا۔ اس کے پاس اس کی اجازت اور اذن کے بغیر کوئی بول نہیں سکتا۔ اس کے علم کی کوئی مثال نہیں کہ وہ لامحدود ہے [جبکہ تمام مخلوق کا علم محدود ہے]

- اسلام میں کوئی جبر نہیں- کسی شخص کو زبردستی اسلام قبول نہیں کرایا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، شعور اور تمیز دے کر اختیار کی جو آزادی دی ہے اس کے سبب اسلام میں لوگوں کو جبراً ایک عقیدہ اختیار کرنے کے لیے مجبور کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے، دین کی قبولیت وعدم قبولیت میں انسان آزاد ہے

- اللہ مومنین کا ولی ہے اور کفار کے ولی طاغوت ہیں (شیطان، باطل اور سرکش طاقتیں - ہر وہ قوت یا اقتدار جو اللہ کے مقابلے میں اپنی عبادت کی طرف بلائے یا اپنے وضعی قوانین کو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے قوانین کے مقابلے میں اپنے زیر تسلط ملک میں یا اپنے دائرہ اثر میں نافذ کرے اور اس کی اطاعت پر مجبور کرے)

- ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا واقعہ – خدائی کے دعوے دار نمرود کو ابراہیمؑ کی طرف سے توحید کی دعوت۔ مکالمہ ومجادلہ، ابراہیم علیہ السلام نے اسے اس کھلے مباحثے میں چاروں شانے شت کر دیا۔ [فبهت الذي كفر] , نمرود اور حضرت ابراہیمؑ کے مباحثے اور مناظرے میں غور کرنے کی دعوت، تبلیغ کی حکمت

- انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت اور آداب – جس خلوص اور جذبے کی ساتھ انفاق کیا جائے گا اسی حساب سے بڑھا چڑھا کر لوٹایا جائے گا۔ عمدہ مال دو، احسان نہ جتلاؤ۔ ریا اور دکھاوانہ کرو اس سے صدقہ ضائع ہو جاتا ہے۔
  انفاق کا مضمون اس سورت میں بڑی تکرار کے ساتھ اور تفصیل کے ساتھ – انفاق کا بار بار یہ تقاضا اس وقت تک نہیں سمجھ میں آسکتا جب تک رسول ﷺ کی آمد کا مقصد نہ سمجھ لیا جائے – دین کی اقامت، مزاحمت، تصادم، اور قتال کے لیے اسباب وذرائع درکار ہیں، انفاق کے مضمون میں – انفاق کی ترغیب، اس کی فضیلت، اسکی ضرورت کا احساس، مفاسدِ انفاق، آدابِ انفاق، اسلامی معاشرے اور اقتصادیات میں انفاق کا مقام، انفاق ایک ذریعہ تربیت جیسے مباحث

- سود (رِبٰوا) کی حرمت کا بیان – جو کہ انفاق کا برعکس (converse) ہے، سود خوروں سے اللہ اور اس کے رسول کی جنگ۔ سود خوری انسانی محبت، ہمدردی، اور اخوت کی جڑیں کاٹ دیتی ہے، سود دراصل خود غرضی، بخل، تنگ دلی اور سنگ دلی جیسی صفات کا نتیجہ ہے اور وہ انہی صفات کو انسان میں نشوونما بھی دیتا ہے (جبکہ صدقات نتیجہ ہیں فیاضی، ہمدردی، فراخ دلی اور عالی ظرفی جیسی صفات کا)، سود خوروں کو دوزخی کہا گیا۔ سماجی اور معاشی عدل میں سود ایک بڑی رکاوٹ

- سماجی اور معاشی عدل کے قیام میں ایک اور حکم۔ قرض، کاروباری معاملات اور تجارتی لین دین (trade agreement) کو لکھ لیا کرو (اس کا مقصد لوگوں کے حقوق کا تحفظ اور تجاوزات سے حفاظت ہے) اسی طرح انسانی معاشرے میں دوسرے قوانین اور آئین بھی اس طرح مرتب کیا جائیں جو کمزوروں اور نادانوں کے حق میں ظلم وزیادتی کا سدّباب کر سکیں اور ان کے حقوق کا تحفظ ہو

- رہن [Mortgage] شرعی اصطلاع میں اپنے کسی حق مثلاً قرض وغیرہ کے عوض میں قرضدار کی ایسی چیز روک لینا جس کے ذریعہ وہ اپنا قرض وصول کر سکے)اس کی اجازت اور سہولت، تقویٰ کے ساتھ۔

- سورۃ البقرۃ کا اختتام – ایک عظیم دعاء پر۔ (ہر شخص اللہ کے ہاں انفرادی طور پر جواب دہ ہے، ہر آدمی جزا وسزا اُس کام یا عمل پر پائے گا جو اس نے خود انجام دیا ہو گا، اس عظیم دعا میں جسمانی وروحانی، انفرادی اور اجتماعی، دینی ودنیاوی ہر قسم کی سعادتوں، نعمتوں اور سرفرازیوں کے لیے التجا ہے اور نسیان اور خطا پر مواخذہ نہ کرنے کی درخواست ہے، کافروں سے مڈبھیڑ کے وقت مومنین کی خدا تعالیٰ سے مدد ونصرت کی درخواست ہے

سورۃ آل عمران

- سورۃ آل عمران سورۃ البقرۃ کا جوڑا (زوج) ہے۔ غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی۔ حدیث مبارکہ میں دونوں سورتوں کی فضیلت ایک ساتھ آئی ہے۔
- اس سورت کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ، اہلِ کتاب سے خطاب ہے اس میں ۱۰۱ آیات ہیں - دوسرا حصہ - امتِ مسلمہ سے خطاب، اس میں ۹۹ آیات ہیں۔
- مرکزی مضامین - ۱۔ اہلِ کتاب کو دعوت، ۲۔ ان کے خیر سے استفادہ اور شر سے اجتناب کا حکم، ۳۔ مسلمان کو باہمی اتحاد، اتفاق اور تنظیم کی ہدایات۔
- سورۃ آل عمران ۴ خطبوں پر مشتمل ۱۔ آیات ۱-۳۲ اہلِ کتاب (نصاریٰ سے) خطاب کی تمہید ۲۔ آیات ۳۲-۶۴ اہلِ کتاب کو خطاب، ۳- آیات ۶۵-۹۹ نصاریٰ اور یہود کو مزید خطاب، ۴۔ آیات ۱۰۰-۲۰۰ اہلِ ایمان کو خصوصی خطاب
- محکم و متشابہ آیات - قرآن میں دو طرح کے مضامین ہیں۔ ایک وہ جو انسان کی معلوم دنیا سے متعلق ہیں۔ مثلاً تاریخی واقعات، کائناتی نشانیاں، دنیوی زندگی کے احکام وغیرہ، انہیں براہ راست اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ ان کو "محکمات" کہا گیا ہے، دوسرے وہ جن کا تعلق ان غیبی امور سے ہے جو آج کے انسان کے لیے ناقابل ادراک ہیں مثلاً خدا کی صفات، جنت دوزخ کے احوال، وغیرہ - انہیں "متشابہات" کہا گیا ہے جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ تشابہات کے پیچھے
- انسانی طبائع کے مرغوبات کا ذکر ((عورتیں، بیٹے، سونا، چاندی، نسل دار گھوڑے، مویشی، زرعی زمینیں) اللہ نے اپنی حکمت سے انسان کے دل میں ان چیزوں کا طبعی لگاؤ پیدا فرمایا ہے (اگر یہ طبعی لگاؤ نہ ہوتا تو..... دنیا کی ساری رونقیں ختم ہو کر رہ جاتیں) لیکن دنیا کی امتحان گاہ میں یہ انسان کا امتحان بھی ہیں کہ کون ان مرغوبات میں کھو کر اپنی منزل کھوٹی کرتا ہے،، دنیا کی ہر لذت سے استفادے کی اجازت ہے مگر جائز حد تک
- یہود کی سرکشی کا اصلی سبب - ان کے من گھڑت خیالات، جھوٹی آرزوؤں اور امیدوں نے بنی اسرائیل کے سیرت و کردار کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا (عملی طور پر مسلمانوں کی حالت آج بنی اسرائیل سے مختلف نہیں۔ ان کی کثیر تعداد آج ایسی ہی آرزوؤں کے سہارے جی رہی ہے، ایمان و عمل کا نہ شوق ہے نہ فکر، کوئی اپنے نسب کی وجہ سے اور کسی نے اپنے آپ کو بزرگوں سے نسبت دے کر جنت کا حصول یقینی سمجھ رکھا ہے - شفاعت کے غلط عقیدے نے ایمان و عمل سے بیگانہ کر رکھا ہے)
- حکومت و بادشاہی اللہ ہی کے قبضہ قدرت واختیار میں ہے، حکومت و بادشاہی بخشنا اور اس کا چھیننا اللہ تعالیٰ ہی کے قبضہ قدرت واختیار میں ہے (اقتدار کی حیثیت دعائیہ پیرائے میں بتائی گئی ہے - قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ.....) انسانی معاشروں کی سیاسی و سماجی تبدیلیوں پر خدا تعالیٰ کی حکمرانی ہے
- غیر مسلموں کی ساتھ کی تعلقات: کی چار صورتیں ہیں - موالات کا تعلق: یہ قلبی اور محبت کا تعلق ہے دو شخصوں یا دو قوموں کے درمیان ایسے تعلق کا قائم ہو جانا جو حمیت اور حمایت کے جذبے کی صورت اختیار کر لیں (اس تعلق کی ممانعت کی گئی ہے)، مواسات کا تعلق: یہ ہمدردی، خیر خواہی اور نفع رسانی کا تعلق ہے - غیر مسلموں کے ساتھ دین اور عقیدے کے اختلاف کے باوجود انسانی رشتہ رکھنے میں کوئی قباحت نہیں، مدارت کا تعلق: یہ ظاہری خوش خلقی اور دوستانہ برتاؤ کا تعلق ہے اس کی بھی غیر مسلموں کے ساتھ اجازت ہے، معاملات کا تعلق: غیر مسلموں سے اقتصادی، تجارتی، اجرت و ملازمت، صنعت و حرفت کے تعلقات کی اجازت
- بنی اسرائیل کا دین میں بگاڑ - یوں آیا کہ انہوں نے ایمان، ایمانی عقائد، مراسم عبودیت، اور اخلاقی قدروں کو دین سے علیحدہ کر دیا اور دین بس فقہ بن کے رہ گیا (دین کی اصل روح اور اس کا مزاج غائب ہو گیا)، عیسائیت کا بگاڑ - انہوں نے شریعت جو انسانی زندگی، الٰہی ہدایات کے تحت گذارنے کا ذریعہ ہے اس کو ہی دین سے نکال دیا اور یوں یہ نظام (دین) انسانی زندگی کی رہنمائی سے محروم ہو گیا اور محض چند نظری عقائد (Dogmas) تک محدود ہو گیا
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش - مریم علیہ السلام کی والدہ کی نذر، ان کی ولادت، زکریا علیہ السلام کی کفالت۔ ان کا نیک اولاد کے لئے دعائیں مانگنا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کی غرض وغایت، ان کی حیثیت، ان کے معجزات، حق کی نصرت و امداد کے لیے حضرت عیسیٰؑ کی پکار، حواریوں کی مدد، حضرت مسیح کی حفاظت کے لیے تدبیر الٰہی، ان کا زندہ اٹھایا جانا، عیسائیوں کے غلط عقائد اور نظریات کی تردید، انہیں اس رسولؐ پر ایمان لانے کی دعوت